یہ اخبار ہفتہ وار ہر جمعہ کے روز مطبع اہلحدیث امرتسر سے چھپکر شائع ہوتا ہے

Registered L. No. 352

شرح قیمت اخبار

گورنمنٹ عالیہ سے سالانہ ع

والیان ریاست سے ہے

رؤسا و جاگیرداران سے للعہ

عام خریداروں سے عہ

غیر ممالک سے ۵ شلنگ

ششماہی ۳ شلنگ

انڈیا عالموں سے عہ

اُجرت اِشتہارات

بذریعہ خط و کتابت طے ہوسکتی ہے

جملہ خط و کتابت و ترسیل زر بنام

مالک اخبار اہلحدیث امرتسر ہو

اخبار اہلحدیث امرتسر

جلد ۴

نمبر ۳۴

اغراض و مقاصد

(۱) دین اسلام اور سنت نبی علیہ السلام کی حمایت و اشاعت کرنا ؛

(۲) مسلمانوں کی عموماً اور اہلحدیث کی خصوصاً دینی و دنیوی خدمات کرنا ؛

(۳) گورنمنٹ اور مسلمانوں کے تعلقات کی نگہداشت کرنا ؛

قواعد و ضوابط

(ا) قیمت پیشگی آنی ضروری ہے ؛

(ب) بیرنگ خطوط وغیرہ واپس ہونگے ؛

(ج) نامہ نگاروں کے مضامین بشرط پسند مفت درج ہونگے ؛

امرتسر یوم جمعہ مورخہ ۲۸ - جون سنہ ۱۹۰۷ء مطابق ۱۶ جمادی الاول سنہ ۱۳۲۵ ہجری

اہل فقہ کے ایک فاضل مفتی صاحب کا فتویٰ

۶ - ایس خادم آفتاب بلت

امرتسر کے ہفتہ وار حنفی اخبار کی بابت ہمکو ہمیشہ سے شکایت ہے کہ وہ جو کچھ کہتا ہو محض بلا دلیل کہتا ہے نہ دلیل دیتا ہے نہ دلیل جانتا ہے اسلیئے ہمکو ہمارے حنفی علماء بھی اسکو خطاب کرنے سے منع کرتے ہیں - چنانچہ جالندھر میں چند ایک حنفی علماء نے ہمکو جواب دینے سے منع فرمایا - ایک صاحب نے تو یہ بھی فرمایا کہ تم تو اس اخبار کو دیکھتا بھی نہیں - تم نے خواہ مخواہ اُس کو مخاطب کر رکھا ہے کوئی عالم ہو تو اُسکے جواب میں لکھو - ایسے ... کے جواب میں لکھنا تو خواہ مخواہ کی تضییع اوقات ہے - میں نے اسپر عذر کیا کہ گو وہ عالم نہیں مگر اُنہیں میں کا نمائندہ تو ہے اُسکی جہالت کی مثالیں ہم کئی ایک دفعہ بتا چکے ہیں - علاوہ جہالت کے اعلیٰ درجہ کی خیانت ہے کہ ہمارے کلام کو ہمارے لفظوں میں نقل نہیں کرتا - کیونکہ وہ جانتا ہے جس کلام کو اصل لفظوں میں نقل کرونگا وہ تو اپنی اصلی شکل میں ثابت صاف اور شستہ با دلیل ہوگا - پھر میں جو جواب بے دلیل لکھونگا - تو میرے ناظرین ہی مجھے سخت ملامت کرینگے اسکی مثالیں بارہا ہم بتا چکے ہیں - آج بھی ایک دو مثالیں بتا کر ہم اپنے اصل مضمون پر آوینگے ؛

ناظرین اہلحدیث کو معلوم ہوگا کہ اہلحدیثوں کا نام اُس نے **منافق** رکھا ہوا ہے جسکی عام وجہ اُس نے یہ بتلائی تھی کہ جب یہ لوگ حنفیوں کی مسجدوں میں جاتے ہیں تو آمین بالجہر نہیں کرتے - اس کا جواب کئی ایک دفعہ دیا گیا اور بتایا گیا ہے کہ ایسا کرنا قومی فساد کے خطرہ سے کسی مستحب امر کا کسی خاص مقام میں چھوڑ دینا جائز ہے - اسپر شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی قدس سرہ کا قول بھی نقل کیا تھا - جسکا مفصل ذکر ۷ جون کے پرچہ میں ناظرین ملاحظہ کر چکے ہونگے - مگر باوجود کافی جواب ملنے کے بھی وہ منافق کہنے سے باز نہ آیا - گو اس سے حدیث مذکور کا جواب مانگا گیا - اس پر وہ تنگ آکر اپنے ناظرین کی آنکھوں کے آنسو پونچھنے کو ۲۱ جون کے پرچہ میں حدیث مذکور کا جواب دیتا ہے کہ سبحان اللہ کیسا صاف اور عالمانہ جواب ہے - جو ہماری پالیسی کے آرگن کے شایان شان ہے - ہم اُس جواب کے پرچہ میں بعینہٖ ذیل میں لکھتے ہیں -

غیرت سے آپ یہ بھی فرماتے ہیں کہ تمام مقلدین کبائر کے مرتکب ہوتے ہیں

اور تمہارے بزرگ بھی تو مقلدین میں ہیں وہابی کوئی ایسا نہیں سبحان اللہ چشم بد دور خوب دور کی سوجھی۔

حالانکہ ہم نے یہ نہیں لکھا کہ تمام مقلدین کبائر کے مرتکب ہیں بلکہ یہ آپکی خیانت مجرمانہ ہو جو آپکی طبیعت ثانیہ ہوگئی ہو؟ غضب کیا کہ کوئی عالم یا جاہل اس قابل ایڈیٹر سے نہیں پوچھتا کہ تم ہمارے کلام کو ہمارے الفاظ میں کیوں نقل نہیں کرتے۔ تمہارا کیا حق ہے کہ تم خواہ اُس میں تصرف کر کے لغو و لغینی لگاتے ہو۔ پھر طرفہ یہ ہے کہ اُلٹے شکایت کرتے ہیں کہ ہمارے علمی مضامین کا جواب اہلحدیث نہیں دیتا۔ معلوم نہیں آپکے کونسے علمی مسائل ایسے لا ینحل چھوڑ گئے ہیں یاد رکھو ہم ہمیشہ تمکو تقاضا کرینگے کہ ہمارے کلام کو ہمارے لفظوں میں نقل کرو۔ خیانت مجرمانہ کرنیکا تمہارا حق نہیں مندرجہ ذیل مثال کو بغور دیکھو کہ کیسی سخت مجرمانہ خیانت تم نے کی ہے جہاں ہمارے کلام کو یوں نقل کرتے ہو۔

لکھتے ہیں کہ ہم نے حدیث سے ثابت کیا ہے کہ زنا جائز ہے مگر جناب من! اگر حدیث دانی معلوم ہو چکی تو آپ حدیث سمجھ سکیں نہ اسکا مطلب بیان کر سکیں ہاں آپ کا حدیث سے استدلال ایسا ہی ہے جیسا کہ ایک وہابی زانی اور چور سے کسی نے کہا تھا کہ ان بُرے افعال سے باز آؤ تو اس نے جواب دیا کہ چوری اور زنا جنت میں داخل ہونے سے مانع نہیں کیونکہ حدیث میں ہے۔ من قال لا الٰہ الا اللہ دخل الجنۃ وان زنیٰ وان سرق۔ یعنی جو شخص لا الٰہ الا اللہ کہے وہ جنت میں داخل ہوگا اگرچہ زنا اور چوری ہی کرے۔ کیوں نہیں۔ آخر اہل حدیث کہلاتے ہیں اور انکا معمول ہے کہ اپنا مطلب کسی طرح سے نکال لیں خواہ خلاف قرآن و حدیث ہی ہو جاوے۔

ناظرین! ملاحظہ فرمائیے کہ ہمارے دونوں دعوے کیسے ثابت ہیں ایک تو یہ کہ یہ مذکور وہابی سنت کے مطابق ہمارے کلام کو ہمارے لفظوں میں نقل نہیں کرتا بلکہ بگاڑ کر لکھتا ہے کیونکہ اوسکا ضمیر خائف ہے کیا ہمارا کلام یہی ہے جو اس نے ہماری طرف نسبت کیا ہے کہ ہم نے کہیں یہ فقرہ نہیں لکھا کہ ہم نے حدیث سے ثابت کیا ہے کہ زنا جائز ہے۔ تف ہے ایسی خیانت مجرمانہ پر اور حیف ایسی ایمانداری پر۔ ہاتوا برہانکم ان کنتم صٰدقین۔ ہم تو اخبار کو کہیں اور نامہ نگار! تم ابھی اس علانیت کو نہیں سمجھ سکے کہ ایسے سفید جھوٹ تمکو کس نے سکھایا ہے کیا تقدس کی علامت یہی ہے کہ جھوٹ بولکر مخالف کو بدنام کیا جاوے۔ پھر ہر ایک مخالف کو جو کافی جواب دینے پر قدرت رکھتا ہے اور تمہارا ناک میں دم بند کرنے پر خوب قادر ہو

اسی لئے ہم نے تجویز کیا تھا کہ معززین کی ایک مجلس مقرر کرو جہاں ہم بتادینگے کہ تم ہمارے کلام کو نقل نہیں کرتے اور جواب بھی یونہی اوٹ پٹانگ دیکر اپنے ناظرین کا وقت کھوتے ہو۔ مگر تمہارا اندر کا چور دغا دیتا تمکو کب اسکی اجازت دے سکتا تھا۔ اسلئے تم نے اس تجویز کو نہ مانا۔ اچھا ہم مانے لیتے ہیں کہ ہم نے یہی لکھا جو تم نے نقل کیا۔ مگر خیریت سے آپ نے اسکا جواب کیا دیا؟ سبحان اللہ اس سے بھی بہت اچھا جو کسی گاؤں میں دو پنڈتوں کا مباحثہ ہوا تھا ایک پنڈت نے کہا مہاراج اُجڑو (فرمائی) دوسرے پنڈت صاحب نے کہا **اُچڑو۔ مچڑو۔ ڈبچڑو۔** پس اس فریق نے پنڈت جی کو گنہ ہوں پر اٹھا لیا۔ اور ڈھول بجاتے ہوئے جلوس نکالا کہ مہاراج نے **ایک کے تین دئے**

ٹھیک حال اس بدعتی پالی کا ہے۔ ایسی نظموں کو مشن کر لئیں بجاتے ہیں اور بازاروں میں کہتے پھرتے ہیں کہ مہاراج نے ایک کے تین دئے لیکن وہ اتنا نہیں سوچتے کہ ایسے جواب دینے سے بجائے فتح پانے کے خود مذہب کی بدنامی ہے اور دانا لوگوں کے نزدیک تمہاری دیانت اور لیاقت کا اندازہ ہوتا ہے۔ ایسے جواب کسی وہابی زانی سے نہیں کہا ہوگا بلکہ کسی حنفی مستند عالم سے کہا ہوگا (آپکا اختیار ہے کہ اوسکو چور کہو یا زانی) سنو! ہم آپکو اس عالم کا نام بھی بتائے دیتے ہیں اسکا نام ہے علامہ عمر نسفی جنہوں نے عقائد نسفی میں لکھا ہے کہ اہل الکبائر من المؤمنین لا یخلدون فی النار وان ماتوا من غیر توبۃ (کبیرہ گناہ کرنیوالے آخرکار نجات پا جاوینگے) اور اس دعوے پر شارح علامہ تفتازانی یہی حدیث لائے ہیں۔ پھر اس پر بھی طرفہ یہ ہے کہ آپ فخر کرتے ہیں کہ اہل فقہ مکہ شریف میں جاتا ہے جسکی اصل خبر اتنی ہے کہ امرتسر کا ایک تاجر گیا اس نے وہاں جا کر ہندی بدعتیوں کو ترغیب دی تو شاید ایک آدھ نے منگا لیا یا مگر وہ نہیں جانتا کہ اس سے اخبار کی خوبی کیا بڑھ گئی کیا یہ سچ نہیں کہ

خر عیسےٰ اگر بمکہ رود ٭ چوں بیاید ہنوز خر باشد

اور سنو! اس بیچارے حنفی عالم (ملا عمر نسفی اور علامہ تفتازانی) کو بھی کہیں غیر مقلد نہ کہہ دینا انہوں نے بھی اپنے پاس سے نہیں کہا بلکہ اس نے بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابی حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ سے لیا ہے خطرہ ہے کہ تم ابوذر کو بھی وہابی کہدو کیونکہ تمہارا تو اصول ہے کہ ؎

جو سچ کہتا اُسے کہتو وہابی ٭ ملانے لوگ کرتے ہیں خرابی

اس لئے تمہیں بتادوں کہ ابوذر نے بھی سید الاولین علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لیا ہو

صنعتی دانت ہر وقت موجود رہتے ہیں۔ المشتہر شیخ خلیل الرحمن ڈاکٹر ڈنٹسٹ امرتسر (پنجاب)

ahmadimuslim.de

چنگی = حدیث ہے۔ کہو کیا کہتے ہو۔

مگر یہ تو بتاؤ کہ ہماری پیش کردہ حدیث کا جواب کیا ہوا۔ اس تقریر میں تو تم نے اپنی معمولی ناواقفی سے اس حدیث (لا الٰہ الا اللہ والی) کی تکذیب کر دی ہے۔ مگر ہماری پیش کردہ حدیث کا جواب دیا۔ اہل فقہ کے نام لیکر رد! تمہیں کچھ اس کی بھی کی حمایت کرو۔ وہ تمہارا منہ تاک رہا ہے۔

اسی طرح تم نے مدرسہ تائید الاسلام کے واقعات بھی غلط اور محض کذب لکھے ہیں مگر چونکہ وہ ہماری ذات خاص پر حملہ ہے اسلئے ہم باتباع سنت اس کا جواب نہیں دیتے۔ ہاں اتنا کہتے ہیں کہ نہ میں نے مدرسہ کو مسجد سے باہر نکالا نہ میں نے مدرسہ کو بگاڑا نہ میں مدرسہ کا مہتمم تھا۔ اس کا ثبوت لینا ہو تو حاجی دین محمد صاحب پنشنر سابق مہتمم مدرسہ تائید الاسلام اور خواجہ حبیب اللہ صاحب سوداگر شال اعلیٰ ممبر مدرسہ مذکور سے پوچھ لو۔ تم نے اہلحدیث کے علماء پر ذاتی حملے کئے ہیں مگر ہم ذاتی حملوں کے جواب میں تمکو مطلع کرتے ہیں کہ جھوٹی اور ذاتی چوٹوں سے مذہب ثابت نہیں ہوگا۔ نیز تم جانتے ہو کہ تمہارے حالات اور معاملات کی صفائی کا ہمکو اسی قدر علم ہے جتنا کہ دائی کو پیٹ کا ہوتا ہے۔ مگر ہم اسکو ایک چھوٹے درجہ کی باتیں جانتے ہیں۔

اہل فقہ کے حامیو! سنتے ہو۔ اب بھی کہوگے کہ اہلحدیث ہم کو برا کہتا ہے او سے

نہیں تقصیر اس میں تیری کچھ بھی سرِ خط لگتی ۔ مشکل تو ذرا انصاف سے کہیو خدا لگتی

تیر اس تمہید کے بعد ہم آپکے ایک مفتی صاحب کی خدمت میں حاضر ہوتے ہیں جنکا فتویٰ ۱۲۔ جون کے مبتی اخبار میں شائع ہوا ہے وہ یہ ہے:۔

استفتاء:۔ حنفیوں کی نماز غیر مقلدوں کے پیچھے ہو جاتی ہے یا نہیں؟ اگر نہیں ہوتی تو کیوں؟ مع آیات شریف و احادیث منیف تحریر فرماویں۔

(محمد عبداللہ شکیلہ دکیل۔ جنڈیالہ)

بینوا توجروا۔

الجواب بتوفیق ملہم الصدق والصواب (از مولانا مولوی ابو یوسف عبدالصمد صاحب امرتسری دام الطافہم) کسی غیر مقلد کے پیچھے سنی کی نماز ہرگز ہرگز جائز نہیں ہوتی ہے۔ اگر کوئی حنفی غلطی سے کسی غیر مقلد کے پیچھے نماز پڑھے تو اس پر اعادہ یعنے دوبارہ پڑھنا نماز کا فرض ہے کیونکہ ان کے کسی فرقہ کے پیچھے بروئے قرآن و حدیث نماز جائز نہیں بچند وجوہ۔

وجہ اول:۔ بصحت امامت کیواسطے اسلام و ایمان بحکم قرآن اور باتفاق کافہ اہل اسلام شرط ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کے حق میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا إِنِّي جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ إِمَامًا تحقیق میں بنانیوالا ہوں تجھکو واسطے لوگوں کے امام۔ ابراہیم علیہ السلام نے سوال کیا۔ کیا میری اولاد دل سے بھی پیشوا بنایا جائیگا۔ اللہ تعالیٰ نے جواب دیا لَا يَنَالُ عَهْدِي الظَّالِمِينَ نہیں پہونچیگا۔ عہد میرا کافروں کو۔ یعنی کافروں کو امامت و پیشوائی کا مرتبہ نہیں ملیگا لفظ امام دونوں اماموں کو شامل ہے کبریٰ ہو یعنی خلافت۔ کافر خلیفہ نہیں ہو سکتا ہے یا صغریٰ یعنے امامت نماز کی۔ کافر امام نماز نہیں ہو سکتا ہے علامہ شامی نے رد المحتار میں لکھا ہے کہ صحت امامت کی چھ شرطیں ہیں مسلمان ہونا۔ بالغ ہونا۔ عاقل ہونا الخ اگرچہ شرط امامت مسلمان ہونا محتاج تحریر کے نہیں۔ لیکن واسطے تسکین و تبرید خاطر سائل کے لکھنا پڑا جب تقریر مذکور معلوم ہو گئی تو اب سننا چاہئے کہ جو فرقہ غیر مقلدوں کا مثل چکڑالوی اور مرزائیوں کادیانی وسن وان وغیرہم باتفاق علمائے محققین زمان مرتد کافر قرار دیا گیا ان کے پیچھے ہرگز کسی کی نماز جائز نہیں بسبب موجود نہ ہونے شرط صحت امامت کا جو اسلام و ایمان ہے باقی فرقہ دوسرا جو ظاہر میں کافر نہیں مگر معتزلی ہونے سے کوئی ایک اس فرقہ سے خارج نہیں۔ چنانچہ اس کے رسائل دیکھنے سے جو ایک نے دوسرے پر تحریر کئے ہیں معلوم ہوتا ہے کہ بعضا یہ گروہ فرق ناری جہنمی میں داخل ہوا۔ ان کے حق میں جناب نبی کریم ارشاد فرماتے ہیں القدرية مجوس هذه الامة ان مرضوا فلا تعودوهم وان ماتوا فلا تشهدوهم۔ رواہ احمد۔ قدری یعنی معتزلی آتش پرست ہیں۔ اس امت کے اگر بیمار ہو جائیں۔ تو ان کی عیادت مت کرو۔ اور اگر مر جائیں تو ان کے جنازے پر حاضر مت ہو۔ جب ان کے ساتھ ایسا برتاؤ کرنا آپ نے ارشاد فرمایا۔ تو ان کے پیچھے کب نماز جائز ہوگی۔ کیونکہ فاسق سے یہ لوگ بدتر ہو گئے۔ فاسق فاجر کی نماز آپ نے حاضر ہونا واجب کر دیا بقولہ علیہ السلام صلوا علی کل بر و فاجر اور ان کے جنازے پر حاضر ہونا حرام کر دیا بقولہ علیہ السلام وان ماتوا فلا تشهدوهم اور نیز امکان کذب باری کا مسئلہ ان کا اشرق من الشمس ہے۔"

جواب:۔ مولانا کے علم و فضل کا چرچا تو بہت سنتے تھے مگر فتوی نما دیکھکر معلوم ہوا کہ سے

ہم شیخ کی سنتے تھے مریدوں سے بزرگی ۔ جا کر کے جو دیکھا تو عمامہ کے سوا ہیچ

ahmadimuslim.de

آپنے اس دلیل میں اتنی غلطیاں کی ہیں کہ میں اُن سب کو بیان نہیں کر سکتا
تاہم جسقدر گنجائش ہے عرض کرتا ہوں ؎

پہلے ۱ نمبر ۱ آمر کے متعلق ہے ظالم کے متعلق ہے تاریانی جگہ ۲ الزی کے متعلق ہے اہلحدیث کے متعلق ہے معتزلہ کے متعلق ہے امکان کذب کے متعلق ہے پھر اصل مسئلہ کیسے متعلق ؎

ذرا کان لگا کر سنئیے ! تو آپکو معلوم ہوگا کہ کس قوم کو اور کس شخص کو آپنے چھیڑا ہے اور چھیڑتے ہے ؎

انا الصاعق الوابل اذا ما ارعدت ✦ واذا المقت فانی لجحیمہ

امام کا لفظ تین معنے میں آتا ہے - نبی - امیر المؤمنین - امام الصلوٰۃ - نبی کی امامت مطلقہ ہے کہ اس کا منکر کافر ہے - امیر المؤمنین کی امامت کو یہ درجہ نہیں بلکہ اہلسنت کے اول امیر المؤمنین حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہما کی امامت کو دیکھئیے کہ انکار تو بجائے خود ان بزرگوں کو گالیان دینے والے کو بھی آپکی کتابوں میں کافر نہیں کہا گیا (ملاحظہ ہو شرح فقہ اکبر مطبوعہ مجتبائی دہلی صفحہ ۲۰) امام الصلوٰۃ تو بالکل ہی کم درجہ ہے - جس کے لئے یہ بھی شرط نہیں کہ قریشی ہو یا سید ہو - سلطنت کا مالک ہو یا نہ ہو - فوج بھی رکھتا ہو یا نہ ہو - بخلاف اسکے امام امیر المؤمنین کے لئے یہ سب امور شرط ہیں چنانچہ شرح عقائد نسفی میں ہے ؎

ویکون من قریش ولا یجوز من غیرہم ولیشترط ان یکون من اہل الولایۃ المطلقۃ الکاملۃ سائساً قادراً علی تنفیذ الاحکام وحفظ حدود الاسلام و انصاف المظلوم من الظالم

یعنی امام امیر المؤمنین کے لئے یہ شرط ہے کہ قریش سے ہو - غیر سے نہ ہو اور کامل اختیار رکھتا ہو - احکام جاری کرنے اور اسلام کی حدود کی حفاظت اور مظلوم کا ظالم سے انصاف کرنے پر قادر ہو ؎

یہ سب شرطیں امیر المؤمنین کی ہیں - ان میں کوئی شرط بھی امام الصلوٰۃ کے لئے ضروری نہیں مثلاً قریشی ہونا یا حاکم ہونا - ظالم سے بدلا لینے پر قادر ہونا کیونکہ انبیاء عموماً غیر قریش میں ہوئے ہیں اور بہت سے ایسے ہوئے ہیں کہ اُن کو کفار نے قتل کر دیا - غرض اگر غور کیا جائے تو امام کا اطلاق ان تینوں معنوں میں یا تو حقیقت مجاز ہے یا مشترک ہے گو یہ عام قانون ہے کہ الحقیقۃ اولیٰ من المجاز والمجاز اولیٰ من الاشتراک (مسلم) لیکن ان معانی ثلاثہ کی ماہیت کا تغائر اور تباین ایسا ظاہر ہے کہ ذہن کا انتقال اس طرف ہوتا ہی ہے کہ یہ لفظ (امام) ان معانی ثلاثہ میں مشترک ہے - مگر ہم آپکی خاطر سے حقیقت مجاز ہی مان لیتے ہیں اور یہ تو علماء اصول کا متفقہ مسئلہ ہے کہ الجمع بین الحقیقۃ والمجاز لا یجوز (نور الانوار وغیرہ کتب اصول حنفیہ) پس قرآن مجید میں جو حضرت ابراہیم کے حق میں امامت کا لفظ آیا ہے اور اس امامت کی ظالموں سے نفی کی گئی ہے - ظاہر ہے کہ امام کا استعمال اسجگہ حقیقت ہے کیونکہ امامت نبوت اعلیٰ اور ارفع ہے - امامت صلوٰۃ سے - پس آپنے جو اس لفظ کے دوسرے معنی مجازی بھی مراد لئے تو حقیقت مجاز کا جمع فی الارادہ ہونا آپکو لازم آیا یا نہیں جو آپکی کتب اصول مقررہ کے خلاف ہے - مولانا صاحب بڑا افسوس ہے کہ آپکی عمر کا آخری حصہ اب اس عزت کا مستحق ہونے کو ہے کہ ہے ؎

کیا شہرۂ شعر ہوا ہم میں دل کا ✦ جو چیرا تو اک قطرۂ خون نکلا

مختصر یہ کہ آپکے دعوے اور دلیل میں مطابقت نہیں آپکا دعوے یہ ہے کہ امامت صلوٰۃ غیر مقلدوں کی جائز نہیں اور دلیل سے ثابت ہوتا ہے کہ نبوت ان کی درست نہیں ہو [illegible] ان ہذا من ذالک اسی کو کہتے ہیں ؎

من چہ میگویم و طنبورہ من چہ گوید

ظالم کی تحقیق بھی آپنے نہیں کی - ظالم مشرک کو بھی کہتے ہیں ان الشرک لظلم عظیم - ظالم اصحاب کبائر کو بھی کہتے ہیں - دیکھو اپنے باوا کی دعا ربنا ظلمنا انفسنا - فی العرف میں اس کو بھی کہتے ہیں جو کسی دوسرے کی حق تلفی کرے - ان تینوں معانی کی تحقیق بھی امام کے لفظ کی طرح ہے - قرآن مجید کی آیت پر غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہاں ظالم سے مراد مشرک ہے کیونکہ جس طرح امامت نبوت اعلیٰ درجہ کی ہے اسی طرح شرک بھی اعلیٰ درجہ کا ظلم ہے غور سے پڑھو - ان الشرک لظلم عظیم نیز اگر اصحاب کبائر مراد ہوں تو لازم آتا ہے کہ جو کبیرہ گناہ کرے اسکے پیچھے نماز جائز نہ ہو حالانکہ تمام فقہا بلکہ آپ خود بھی اس مضمون میں فاسق فاجر کے پیچھے نماز کو جائز کہتے ہیں تو جناب یہ آپکے دعوے اور دلیل میں تفریق ہے آپکا دعوے ہے کہ غیر مقلدین کی امامت صلوٰۃ جائز نہیں دلیل سے ثابت ہوا کہ مشرکوں کو نبوت نہیں ملیگی (چہ خوش)

۲ میں تو آپ نے اپنے علم دین کا کافی ثبوت دیا - مولانا آپکو کس نے یہ تعلیم دی تھی کہ اس قسم کا فتویٰ لکھئیے جبکہ آپکو یہ بھی خبر نہیں کہ تاویلانی - چکڑالوی بالکل الگ ہیں - ان کو اہلحدیثوں (غیر مقلدوں) میں سے سمجھنا ایسا ہی ہے جیسا کوئی پادری عماد الدین وغیرہ کو پہلے حنفی ہونے سے حنفی سمجھے تو [illegible] اب اگر سوال ہو کہ حنفی کیسے ہیں

ادب العرب
یعنی
صرف نحو کا اردو
معلم جسکے تیار
ہوگیا ہے ۔
عربی دانوں
اور عربی سیکھنے
والوں کیلئے
اس سے بہتر
مفید اور کارآمد
رسالہ کوئی رسالہ
نہیں ہوگا
عوام کے علاوہ
علماء کرام نے
بڑے اسیر تحریر
پسندیدگی کا
اظہار فرمایا ہے
اس کے مطالعہ
سے ایک اردو
خوان طالب علم
استاد عربی
میں پورا ملکہ
حاصل کر سکتا
ہے قیمت
بارہ آنہ ۱۲

تو یہ جواب صحیح ہو سکتا ہے کہ بعض حنفی تو مرتد ہیں جیسے پادری عمادالدین وغیرہ واللہ اگر یہ جواب صحیح ہوگا۔ تو وہ آپکو آنکھ کھول کر اوپر کی سیڑھی بھی ہم کو اُن سے [illegible] لگے کہ کوئی شخص سائل کا حال پوچھیگا تو یہ جواب دینا پڑیگا کہ مسلمان دو قسم کے ہیں ایک وہ ہیں جو مرتد ہیں جیسے پادری عمادالدین وغیرہ ایک وہ ہیں جو ایسے نہیں واہ سبحان اللہ مولانا کو تقسیم در اقسام کی نسبت کا علم ہی (نہیں)۔ خوب ہے۔ اجی جناب کسی مذہب کو چھوڑ کر الگ ہو جانیوالا اس مذہب کا شمار نہیں ہو سکتا ورنہ بہت سی خرابیاں لازم آئینگی۔ ہاں آپ ان دونوں کو جو چاہیں کہیں مگر آپکا مذہب شاید آپکو اجازت نہ دیگا کہ انکو کافر کہو کیونکہ شرح فقہ اکبر میں ہے۔

لا نکفر اھل القبلۃ (ہم کسی اہل قبلہ کو کافر نہیں کہتے)

لطیفہ:۔ اسی بدعتی پارٹی کے ایک واعظ جو خیر سے ایک کچے گھر والی مسجد کے امام ہیں جو کسی شہر میں وعظ فرما رہے تھے تو آپنے وہاں تمثیل کی کہ غیر مقلد رسول اللہ کو نہیں مانتے کسی نے پوچھا کیوں نہیں مانتے تو آپنے فرمایا دیکھو لاہور کا چکڑالوی نہیں مانتا واہ مولانا آپکے کیا کہنے ہیں مرحبا ہے

آپکا ہونا بھی اپنی شامت اعمال ہے

[illegible] میں آپنے اہلحدیث کی نسبت [illegible] میں غلطی کھائی ہے۔ اے جناب اہلحدیث کے اعتقاد وہی ہیں جو آپکی عقائد نسفی میں لکھے ہیں نہ وہ معتزلہ ہیں نہ خارجی ہیں نہ بدعتی ہیں نہ مشرک ہیں نہ قبر پرست ہیں نہ مولود خواں ہیں نہ کسی قبر کے مجاور ہیں۔ غرض وہ اہل سنت ہیں [illegible]

آنچہ قال ست و نہ قال الرسول ۔ فضول بود فضول بخواہ اے فضول

افسوس آپنے معتزلہ کو دیکھا نہیں اسی رسالہ میں آپ لکھتے ہیں کہ معتزلی آتش پرست ہیں۔ حالانکہ آپکی پیش کردہ حدیث میں صاف لفظ قدریہ کا ہے جو اور قدریہ وہ فرقہ ہے جو خدا کی تقدیر سے منکر ہیں نہ معتزلہ اس سے منکر ہیں نہ اہلحدیث اس سے انکاری ہیں۔ پھر آپ مسجد کی چار دیواری میں کیا لکھ رہے ہیں کیا آپنے سمجھا کہ دنیا ساری آپکی مسجد میں ہے۔ تقدیر کی تفسیر دو طرح سے ہے معتزلہ تقدیر کے معنے علم باری کے تعلق بالاشیاء کو کہتے ہیں۔ یہ بھی تسلیم تقدیر ہے نہ کہ انکار۔ اگر کسی اہلحدیث نے دوسرے کو معتزلہ کہا ہے اور آپ نے اسکو اس سے تو بکلیہ یہ ثابت ہوتا ہے کہ اہلحدیث معتزلہ نہیں۔ اسی لئے تو وہ اپنے مخالف کو معتزلہ کہتے ہیں۔ علاوہ ازیں اس سے یہ کیونکر ثابت ہوا کہ تمام اہلحدیثوں کا مذہب معتزلہ ہے کیا ایک آدھ کے کہنے سے سب ہو جائینگے اے جناب [illegible] لا یکون کا سبا

[illegible] اگر [illegible] فرد کے انکار سے ثابت ہو تو آپ [illegible] تو حنفی بھی سب معتزلی اور بدعتی ہیں کیونکہ بعض علماء گنگوہ و دیوبند [illegible] کے بخیال آپ جیسے حنفیوں کو وہ کافر اور بدعتی کہتے ہیں اور آپکو معتزلی حالانکہ وہ خود حنفی ہیں آپکے کیا منشا ہے ہے۔

[illegible] میں آپنے مسجد کا خطبہ پڑھ سنایا۔ اجی جناب آپکو معلوم نہیں کہ [illegible] اس مسجد کے امام تو حنفی ہیں جو حنفی بھی کوئی معمولی حنفی نہیں بلکہ وہ حنفی ہیں جنکا نام نامی آپکے اور آپکی ساری پارٹی کے [illegible] مولوی رشید احمد صاحب مرحوم مغفور نے اپنے دستخط سے [illegible] ۵ ذی الحجہ ۱۳۱۶ میں [illegible] لکھا تھا۔

مدار علم و عمل مرشد الطالبین خاتم المحدثین [illegible] المقتدین [illegible]

المفضل المجد جناب مولانا [illegible] رشید احمد صاحب گنگوہی

کہئے ابھی سمجھے یا نہیں؟ کہ امکان کذب باری کے کون قائل ہیں اگر نہ سمجھے تو اپنے [illegible] سے پوچھ لو [illegible] اگر کہ معقول [illegible] رہا ہو کر آ گئے ہوں۔

[illegible] آپنے اصل مسئلہ میں تو بالکل ہی غلط گوئی سے کام لیا ایسا کہ نہ علوم آلیہ کا لحاظ کیا نہ علوم شرعیہ کا نہ قرآن کا نہ حدیث کا نہ فقہ کا۔ بلکہ یوں کہئے کہ نہ ایمان کا نہ اسلام کا۔ علوم آلیہ کا ذکر تو پہلے ہو چکا۔ اس ضمن میں آپکی قرآن دانی کا اظہار بھی ہو چکا ہے حدیث دانی کا یہ حال ہے کہ قدریوں کی حدیث جو معتزلہ میں چسپاں کر رہے ہیں اور معتزلوں کو آتش پرست بنا رہے ہیں حالانکہ خود گور پرست ہیں۔ مجھے معلوم ہے کہ کوئی معتزلہ آپکی یہ تقریر سن پائے تو آپکو یہ شعر لکھ بھیجیگا کہ ہے

انہوں نے خود فرضی شکلیں کبھی دیکھی نہیں شاید
وہ جب آئینہ دیکھیں تو ہم ان کو بتا دینگے

[illegible] قرآن و حدیث ہی کا خلاف کرتے تو سمجھا جاتا کہ آپکو قرآن و حدیث سے چونکہ الفت نہیں نہ مزاولت ہے اسلئے غلطی ممکن ہے غضب تو یہ کیا کہ فقہ کو بھی ٹاپ گئے ہائے تو یہ کوئی نہیں پوچھتا ایسا غضب کیا کہ فقہ کا بھی خلاف کیا۔ لیجئے اب غور سے سنئے اگر کلیجہ تھام کر سنئیگا جن معتزلوں کو آپنے آتش پرست بنایا ہے اور غریب کم زبان موحدین اہلحدیث کو بدعتی کو شش اُن کے ساتھ ملایا ہے میں مولوی فاضل کی ڈگری سرکار [illegible] اگر آپ کو فقہ کے حوالے سے انہی معتزلوں کے پیچھے نماز نہ پڑھ [illegible]! اور فقہ کی معتبر اور مستند کتاب رد المحتار مصری جلد پنجم [illegible] لکھتے ہیں کہ:۔

ahmadimuslim.de

انهم فساق عصاة ضلال بعيط خلفهم وعليهم

یعنی معتزلہ اور دیگر اہل ہوی کافر نہیں بلکہ گنہگار ہیں اور گمراہ ہیں **اُن کے پیچھے نماز جائز ہے** - اور کا جنازہ پڑھنا بھی جائز ہے

بدعتیو! کہو ابھی کون وہم ہے ؟

مولانا آپکے یہ روایت کسی غیر مقلد نے کتاب رد المحتار میں بیرعی ہو یا عبداللہ آپ بجدی کے کسی مقلد نے بڑھی ہے افسوس ہے ان لوگوں کے حال پر کہ ان کو اپنی حالت کا علم نہیں کہ آپ کیا کرتے ہیں - قبر پرستی کرنا - غیر اللہ سے مدد مانگنا شیئاً للہ پڑھنا - غیر متبع کو متبع بنانا - قبروں کی مجاوری کرنا - قبروں کا طواف کرنا - رسول کو عالم الغیب جاننا - غرض دنیا بھر کے شرک و کفر کرنا - مگر اہلسنت کہلانا کیا خوب ہے

محبت کریں آرزو خدائی کی ❊ شان ہے تیری کبریائی کی

خلاصہ یہ کہ آپکے فتوی کی دلیل ایسی ہوئی دو ٹی سات غلطیان سر دست میں نے لکھی ہیں امامت جنت پر آپنے امامت صلوۃ کو قیاس کیا - ظاہر ہے کہ تمیز نہیں کی معتزلہ کو قدریوں سے ملایا اور اہلحدیثوں کو معتزلہ سے بد تر کو آتش پرست بنایا پھران سب باتوں پر طرہ یہ کہ آپکا یہ فتوی قرآن و حدیث اور فقہ کے بھی خلاف ہے کیا کرنا ہے کہ ہمارے مضمون کو ہمارے لفظوں میں نقل کرکے باقاعدہ جواب دیں باقی آپکی دلائل ستہ کا جواب آئندہ ❊

میں حنفی تھا

جناب مولوی صاحب! السلام علیکم!

قسم ہے اللہ کی بندہ حنفی تھا اہل فقہ کے دیکھنے سے اسلام کے برخلاف مسئلے دیکھکر اور سنکر حنفی مذہب کو چھوڑا - اب بندہ اہل حدیث ہو گیا اور بندہ امام مسجد ہے محلہ سیتلا میں - اب بندہ کو مسجد سے جواب دیکر یہ کہا گیا ہے - کہ مسجد میں نہ آنا یہ مذہب حنفی کی ہے اور میری بابت کسی مولوی حنفی نے بھی فتوی دیدیا ہے کہ مسجد سے نکال دو - بہت ہی بندہ کو تکلیف ہوئی - یہ میری کیفیت اخبار میں درج کر دینا - راقم حافظ امام الدین جالندہر

آٹا پیسنے کی مشین آہنی اور کھاد

پیڑنے کے بیلنے آہنی - مستریان مولا بخش و غلام حسین بٹالہ ضلع گورداسپور سے ملسکتے ہیں ❊ ٥٢

مولانا ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی

جن دنوں میری علی

مولوی تفسیر القرآن بکلام الرحمن پر بعض علماء کرام نے مخالفت و ناراضگی کی تو اس مخالفت کے ہیرو (سرگروہ) تین بزرگ تھے ایک میرے صاحب المعظم استاد مولانا ابو عبید مولوی احمد اللہ صاحب امرتسری دامت برکاتہم دوئم جناب مولوی عبد الجبار صاحب غزنوی (مقیم امرتسر) سوئم ہماری جماعت اہلحدیث کے نام اور لیڈر جناب مولوی ابو سعید محمد حسین صاحب بٹالوی -- ان تینوں بزرگوں نے جب میری نسبت فتوی مرتب کیا جسکا نام تہا الاربعین مختصر مضمون اسکا یہ تھا کہ مصنف تفسیر (خاکسار) اہل سنت سے خارج اور اہل بدعت معتزلہ وغیرہ میں داخل ہے جب یہ فتوی شائع ہوا تو میں نے اس کا جواب لکھا جسکا نام تہا الکلام المبین فی جواب الاربعین مگر جواب چھپنے سے پہلے اور چھپنے پر بھی میں نے درخواست کرتا رہا کہ آپ حضرات کسی ایک عالم یا چند ایک علماء کو منصف تسلیم فرما دیں جو آپکے اعتراضات اور میرے جوابات دیکھکر فیصلہ کر دیں وہ دونوں فریق منظور کر لیں - لیکن ان حضرات نے میری یہ درخواست منظور نہ فرمائی - اتفاق حسنہ سے آرہ صوبہ بہار میں جلسہ تہا - جہاں علماء اہلحدیث کی ایک اچھی کافی تعداد موجود تھی - خدا بھلا کرے حافظ عبد اللہ صاحب غازیپوری کا کہ انہوں نے میری جماعت کرانے پر کچھ اعتراض کیا اور خاد اعتراض وہی فتوی پیش کیا - اسپر ایک شب تو میری عدم موجودگی میں علماء کرام میں بحث ہوتی رہی - دوسرے روز مجھے بھی طلب کیا گیا - اثناء گفتگو میں نے کہا کیا قوم میں کوئی ایک بھی اس قابل نہیں کہ اس نزاع کیلئے اوس کو منصف مانا جائے جو فیصلہ کر دے کہ مصنف تفسیر اہل سنت سے خارج ہے یا داخل بعد کسی قدر گفتگو کے قرار پایا کہ قومی طور پر اس فیصلہ کے لئے تین منصف بنائے جائیں - جناب مولانا حافظ محمد عبد اللہ صاحب غازیپوری و جناب مولانا شمس الحق صاحب محدث عظیم آبادی - جناب مولانا شاہ عین الحق صاحب مقیم چہپرہ یہ حضرات ثلاثہ اگر فیصلہ کر دیں کہ مصنف اہل سنت سے خارج ہے تو مصنف رجوع کریگا - اور اگر داخل رکھیں تو ہم اہلحدیث کی جماعت مصنف کو اپنے میں سے سمجھینگے - یہ بھی قرار پایا کہ گویہ فیصلہ قومی طور پر عام فیصلہ ہوگا - تاہم اس نزاع کے بانیوں کو بھی اس معاہدہ میں شریک ہونے کیلئے تحریک کیجائے چنانچہ تینوں حضرات (جناب مولوی احمد اللہ صاحب - مولوی عبد الجبار صاحب اور مولوی محمد حسین صاحب) کو منصفوں کیطرف سے خط لکھے گئے - منکران

تینون حضرات مین سے صرف جناب مکرم مولوی احمد اللہ صاحب نے معاہدہ پر دستخط فرمائے۔ باقی دو حضرات نے تسلیم منصفی سے انکار کیا۔ آخر منصفوں نے فیصلہ کیا کہ گو مصنف سے چند غلطیان ہوئی ہین۔ لیکن اہلسنت بالخصوص اہلحدیث سے خارج نہین۔ چنانچہ حضرت مولانا مولوی احمد اللہ صاحب نے کمال دیانتداری اور بے نفسی سے بہ نمونہ سلف مجھکو جمعہ کے روز منبر پر کھڑا کرکے خطبہ پڑھوایا۔ بعد نماز بزبان خود اعلان کیا کہ ہم تو مولوی ثناء اللہ کو اہلحدیث سے خارج جانتے تھے لیکن منصفوں نے جو ہم سے علم و تقوی وغیرہ مین بہت بڑھے ہوئے ہین اس کو داخل اہلحدیث رکھا ہے اسلئے ہم بھی اسکو داخل سمجھتے ہین۔ پھر حضرت ممدوح نے اسی مضمون سے ملتا جلتا ایک اشتہار بھی شائع کیا۔ لیکن چونکہ مین اس نزاع کو ابتدا سے خانگی نزاع جانتا تھا۔ اسلئے رسالہ بازی پر ناخوش ہوکر خانگی فیصلہ چاہتا رہا اور یہی کہتا رہا کہ آپ حضرات نے جو فتوی لکھا ہے اوسکو مع میرے جواب کے ساتھ سلسلہ منصف کے پیش کرکے فیصلہ کرا لو جس سے میری غرض یہ تھی کہ قوم مین ایک نظیر قائم کردون تاکہ آئندہ کو اس قسم کے فتوون کی ضرورت ہی نہ پڑے۔ چنانچہ بالآخر کی جماعت اہلحدیث کے امام جناب مولوی حافظ حکیم محمد داؤد صاحب کی معرفت جناب مولوی عبدالجبار صاحب غزنوی سے سلسلہ جنبانی کی اور خواجہ حبیب اللہ صاحب امرتسری کی وساطت سے جناب مولوی محمد حسین صاحب سے خط و کتابت ہوتی رہی جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ جناب ممدوح کا اور میرا اقرارنامہ لکھا گیا جو درج ذیل ہے:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تفسیر القرآن بکلام الرحمن پر جو اعتراضات وارد ہوئے ہون۔ اُن کے جوابات مصنف تفسیر مذکور بپابندی اصول تفسیر منہ رحمہ القرآن دیگا اُن جوابوں کو معترض دیکھکر اگر کافی نہ سمجھے تو مجلس شوری علماء (جو بتراضی فریقین قائم ہوگی) مین پیش ہونگے اگر مجلس شوری اون جوابات کو دیکھکر فیصلہ کرے کہ مصنف مجیب اُن اغلاط کی وجہ سے اہل سنت سے خارج ہے اور معتزلہ یا نیچری وغیرہ بدعتی فرقون مین داخل ہے تو مصنف رجوع کریگا اور اگر اہلسنت سے خارج نہ کیا تو معترض بھی خارج نہ سمجھیگا۔ واللہ علی ما نقول شہید

ابوالوفا ثناء اللہ۔ ۱۱ جون ۱۹۱۰ء — مصنف

ابوسعید محمد حسین بقلم خود — معترض

اس معاہدہ کا مضمون صاف ہے کہ ارباب شوری کی سپرد صرف داخل یا خارج کرنے کا معاملہ ہوگا اور ارباب شوری کسی آیت کی تفسیر پر اعتراض کرینگے مگر اس اعتراض کو موجب اخراج نہ جانینگے

تو مصنف اوسکی تسلیم پر مجبور نہ ہوگا بلکہ اس اختلاف کو اختلاف رائے سے تعبیر کیا جائیگا۔ امید ہے کہ بہت جلد اب فیصلہ ہوکر ہین۔ (جناب مکرم مولانا ابوسعید محمد حسین صاحب کی ماتحتی مین مقابلہ مخالفین کو نکلینگے اور اللہ اکبر کے نعرے مارتے ہوئے بولینگے کہ

جذبہ عشق بحدیث میان من و تو + کہ رقیب آمد و نشناخت نشان من و تو

خدا کرے ان دو بزرگون کے بعد تیسرے حضرت کا دل بھی قومی ضرورت کو محسوس کرکے ترقی قبول کرے۔ اور وہ منصفی تسلیم فرمالین تو پھر ہمیشہ کیلئے اہلحدیثون سے تفرقہ دور ہوجاوے۔ اے خدا تو ہمکو ہمارے نیک کامون کی طرف توجہ دلا۔ آمین

نزول مسیح قادیانی

یکم اپریل سنہ ۱۹۱۰

"یہ مضمون مرزا صاحب قادیانی کے مشن کی ایک تصویر ہے گو کسی واقعہ کی حکایت نہین مگر ہان قادیانی مشن جس بنا پر چل رہا ہے اوسکا نقشہ نہایت عمدگی سے دکھلایا گیا ہے۔ چونکہ راقم مضمون کی غرض صرف قادیانی مشن کی تصویر کھینچنا ہے اسلئے اہلحدیث مین درج ہونے سے اڈیٹر اہلحدیث پر ناشر [illegible] کام کا الزام عائد نہین ہوسکتا تاہم راقم مضمون اپنے اس مضمون مین ہر طرح ذمہ دار ہین۔ (اڈیٹر)"

حضرت غبارہ آگیا۔ مبارک ہو!

"یہ الفاظ حرف بحرف مسرت سے مولوی محمد علی صاحب ایم اے اڈیٹر ریویو آف ریلیجنز" کے منہ سے نکلے جبکہ وہ ایک انگریزی خط لئے بے تحاشا دوڑتے ہوئے بیت الفکر مین داخل ہوئے۔

صبح کے سات بجے ہونگے اعلیحضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی بیت الفکر مین بیٹھے ہوئے تھے جہان آپ کو خدائے پاک سے ہمکلامی کا شرف حاصل ہوا کرتا ہے اور جہان سے وہ ہر صبح چار پانچ نہایت پرلطف اور نشاط انگیز الہام لیکر نکلا کرتے ہین لیکن آج خلاف معمول اکیلے نہ تھے بلکہ چند برگزیدہ اصحاب کا مجمع تھا جو جلوت مین تو مرزا صاحب کو اعلیحضرت اور حجۃ الاسلام اور مسیح موعود بھی کہہ کہتے ہین۔ لیکن خلوت مین جب نمائش و تصنع کا پردہ اوٹھ جاتا ہے تو کار دیگر میکنند"۔ ان مین سے ایک تو حکیم الامت علامہ نورالدین تھے۔ ایک شیخ یعقوب علی صاحب اڈیٹر الحکم تھے اور ایک مفتی محمد صادق اڈیٹر بدر تھے +

جس زمانہ کا ہم ذکر کرتے ہین یہ وہ زمانہ تھا جبکہ حضرت مرزا صاحب کی ادعا [illegible] کا آفتاب نصف النہار پر پہونچ چکا تھا۔ آپ کی امت کی تعداد پانچ لاکھ نفوس سے متجاوز

اس رسالہ میں نماز کو اہلحدیث طرز میں بالتفصیل لکھا گیا ہے۔ ایسے مفید رسالہ کا ہر مسلمان کے گھر میں موجود ہونا ضروری ہے قیمت صرف ۱/ـ

متکلم المسلمین: یہ ایک رسالہ ہے جسمیں مسلمانون کو فرقہ بندیاں چھوڑ کر ایک نیشن بننے کی ہدایت کی ہے۔ قیمت ۱/ـ

ahmadimuslim.de

ہو چکی تھی۔ خیر انگلستان کی روبہانہ خوشامد اور وعل اسلامیہ کی سفیہانہ مذمت کرنے سے جناب پر اپنے وقت کے منصور بلکہ بلعم باعور بن چکے تھے مگر ان باصفائی ارادت مندون آپکے خزانہ مین گنج قارون اور رنگ آن انعامیہ کی شان پیدا کر دی تھی اور آپکے الوہیت انتساب اقبال کا پرچم اس عظیم الشان منارہ پر سے عنقریب لہرانے کو تھا جسے حالہا سال کی پیہم کوششون اور کئی لاکھ روپیہ کے صرف نے (جسکا تالاب بیچارے مریدون کی پانچ پانچ اور چھ چھ روپیہ ماہوار کی آمدنیون سے ان کو بال بچون کا پیٹ کاٹ کر پوٹیان پوٹیان کرکے بہر گیا تھا) واقعہ نفس الامری بنا کر دکہا دیا تھا وہ مینار جسپر سے از روئے روایات قدیمہ مسیح موعود کے لواحقات اجلال کا نزول ہونیوالا مگر ہو سکنے کو ہے جناب مرزا صاحب کے دعاوی کی تائید مین قادیان مین بن کر تیار ہو چکا تھا۔ پیرس کے ایفل ٹاور۔ لنڈن کے سینٹ پال۔ دہلی کے قطب مینار بلکہ کوہ ایورسٹ کے کنگرہ کو اس مینار کی بلندی شرماتی تھی اور اب فقط اسبات کی دیر تھی کہ حضرت مسیح موعود جو مہدویت کمیت احمدیت اور کرشنیت بھی طرح کے پاپڑ بیل چکے تھے اپنا آخری کرشمہ دکہائین۔ یعنی اس مینار وسیع وخرق العادت طور پر نیچے اتر کر اپنے مریدون کو اچنبھے مین ڈال دین +

مرزا صاحب نے حسب معمول اپنے خاص حواریون سے جنکی جیبون کو آپکے لنگر فنڈ سے بہت قریب کی نسبت ہے یہ مشورہ کیا تھا کہ مینارہ کی رونق کی تصدیق کے لئے آسمان سے اترنے کا کونسا ایسا طریقہ اختیار کیا جائے جو بیسوین صدی کی مہذب نبوت کے شایان شان ہونے کے ساتھ نہایت ہی انوکہا ہو۔ اس مسئلہ پر بہت دیر تک غور وخوض ہوتا رہا۔ آخر آسمانی صحیفہ الحکم کے مدیر کی تحریک اور حکیم الامت کی تائید کی بناء پر یہ رای بالاتفاق قرار پائی کہ ولایت کی کسی غبارہ ساز کمپنی سے ایک عمدہ غبارہ بنوا کر منگوایا جاوے۔ جسپر مسیح موعود کسی تاریخ مقررہ کو جسکی پیشگوئی پیش از پیش کردی جائے سوار ہو کر آسمان کی طرف پرواز کرین اور غبارہ مینار پر لاکر اتارا جائے اسکے ساتھ ہی یہ رائے بھی قرار پائی۔ کہ اس روز امت قادیانی کے جملہ نفوس کو انوار سماوی سے مستنیر اور فیوض الٰہی سے مستفیض ہونے کے لئے قادیان مین دعوت دی جائے تاکہ جسوقت مرزا صاحب کا غبارہ مینارہ کی چوٹی پر آکر ٹھہرے تو ان کی نظرین اس خرق عادت پر پڑین اور جب اعلیحضرت نیچے اترین تو کل امت لبیک لبیک یا مسیح الموعود لبیک کے نعرے مارتے ہوئے آپکے قدم لے۔ اسی مشورہ کی بناء پر مولوی محمد علی صاحب ایم اے نے جن کی نسبت جناب مرزا صاحب کو الہام ہو چکا ہے کہ انگریزی انشاپردازی کے فن مین بڑے مشاق ہے بڑا اہل زبان بہی ان کے آگے پانی بہرتا ہے بمبئی کے ایک کمیشن ایجنٹ کے نام انگریزی چٹھی کا مسودہ تیار کیا جسکا مضمون یہ تہا۔ کہ ایک لاکھ روپیہ تک کی لاگت کا ایک غبارہ جس مین دس آدمی باسانی سفر کرسکین۔ اور جو جدید ترین انکشافات متعلق بہ فن غبارہ سازی کا بہترین نمونہ ہو۔ ولایت کے کسی کارخانہ غبارہ سازی سے بہت جلد تیار کراکے بھیج دیا جائے اور ۳۰ مارچ سنہ ۱۹۱۰ء تک قادیان مین پہنچ جائے۔ بیعانہ العجلت تمام بمبئی روانہ کردیا گیا۔ اس کے دوسرے روز جو جنوری سنہ ۱۹۱۰ء کی تیسری تاریخ تہی۔ مرزا صاحب نے بیت الفکر سے برآمد ہوکر اپنی امت کے ان لوگون کو جو حاضر باشان دار الامان کہلاتے ہین اپنی زبان الہام ترجمان سے یہ بشارت دی کہ یکم اپریل سنہ ۱۹۱۰ء کو ایک بہت بڑا آسمانی نشان ظاہر ہونیوالا ہے جو دنیا کو محو حیرت کردیگا اور جو لوگ اس نشان کے ظاہر ہونے پر بہی مابدولت کی رسالت کو تسلیم نہ کرینگے وہ ہمیشہ کے لئے جہنم کی آگ مین جہونکے جائینگے آپنے اسکے ساتھ ہی یہ بہی کہا کہ اللہ جل جلالہ وعم نوالہ نے مجھ سے یہ بہی فرمایا ہے کہ یہ زبردست اور روشن نشان جو عالم کباب کے نعم معین التوابکا نعم البدل ہے قادیان مین ظاہر ہوگا۔ پس ہماری کل امت کو لازم ہے کہ اس روز اس نشان آسمانی کے مشاہدہ کے لئے صبح سے لیکر شام تک موجود رہین۔ یہی خبر قادیانی گزٹ یعنے الحکم اور اس کے سوتیلے بہائی ریویو آف ریلیجنز اور اسکی حقیقی بہن بدر مین بخط جلی ایڈیٹوریل نمبر کے ساتھ چہپوا دی گئی اور بہت جلد گروہ قادیانی کا نقل مجلس بن گئی۔ وطن۔ اہل حدیث۔ پیسہ اخبار اور دیگر اخبارون نے جو پیشین گوئیون کی عدم تعیین زمانی کے متعلق جناب مرزا صاحب بالقابہ کے طرز عمل سے بخوبی واقف ہین۔ اس موقعہ پر پیشین گوئی کے ساتھ یکم اپریل کا دم چہلا لگا دیکہکر طرح طرح کی چہ میگوئیان کین اور آخر یہ کہلکر چپ ہو رہے کہ یہ بہی مرزا کے شطحیات وہفوات کے تنوع کا ایک کرشمہ ہے +

جنوری اور فروری کا مہینہ گذر گیا۔ مارچ کے چہبیس دن بہی گذر گئے لیکن بمبئی کے یورپین کمیشن ایجنٹ نے جس کے پاس روپیہ پیشگی پہنچ چکا تہا باوجود اس وعدہ کے جس کے ایفا کے لئے انگریزی کارخانہ دار مشہور ہین غبارہ نہ بہیجا جب قادیان سے تقاضا ہوا۔ تو اس نے یہی جواب دیا کہ غبارہ آگیا جہاز مین آتا ہے وصول ہوتے ہی بلٹی کردیا جائیگا اب تو بیت الفکر کی مجلس شوری کے پیٹ مین چوہے ناچنے لگے +

مفتی محمد صادق :۔ غبارہ اگر نہ آیا اور یکم اپریل کو آسمانی نشان نہ ظاہر ہوا

ahmadimuslim.de

تو بڑی خرابی ہوگی - لوگ دور دراز مقامات سے آکر جمع ہو رہے ہیں تین لاکھ آدمی ابھی پہنچ چکے - میلوں تک خیمے ہی خیمے نظر آرہے ہیں "

شیخ یعقوب علی :- " اونہہ! کوئی تاویل کر دی جائیگی - کہہ دیا جائیگا - کہ لوح محفوظ پر یکم اپریل کے معنی یکم جولائی کے ہیں "

حکیم الامت :- " بھاڑ میں جائے تمہاری تاویل - تم نہیں دیکھتے ہو کہ لنگر خانہ کا روپیہ بیدریغ خرچ ہو رہا ہے پانچ لاکھ آدمیوں کو دو وقت کھانا کھلانا اور ایک وقت کی چاء بھی دینا کس قدر مصارف کا باعث ہوگا - میں نے اگرچہ باورچیوں کو حکم دیدیا ہے کہ ایک وقت صرف دال پکائیں اور گوشت دوسرے وقت ہو - لیکن آفت پہنچی تو لاکھوں ہی کے وارے نیارے ہو جائینگے اور جو روپیہ ہم نے سالہا سال کی کوششوں اور سازشوں اور عبد الحکیم اور ثناء اللہ اور انشاء اللہ جیسے منہ پھٹ مخالفین کی طعن و تشنیع سن سن کر جمع کیا ہے وہ سب ان عقل کے اندھوں کے پیٹوں کی نذر ہو جائیگا - جنہیں ہم نے بہائم کہا ہے "

مسیح موعود :- " حکیم جی خفا کیوں ہوتے ہو - روپیہ خرچ ہو رہا ہے تو آمد بھی تو ہے کہاں گیا کچھ ٹلی میں "

حکیم الامت :- " کیوں جی! اب آپ ہمارے آگے بھی دلّی کی لینے لگے بڑا آیا مسیحیت والا - اگر میں نہ ہوتا تو تجھکو تو کوئی تین کوڑی کو بھی نہ پوچھتا - معاف ہے نور الدین کو جسکی بدولت تو بروز محمد اور مثیل مسیح اور خدا جانے کیا کیا بن گیا ورنہ جو کچھ تو اصل میں ہے اوسکو تو بھی جانتا ہے اور میں بھی "

شیخ یعقوب علی :- " اور مجھے چھوڑ ہی گئے - جس کے ہاتھ میں الحکم کی باگ ہے "

اس الہامی گروہ میں یہ تو تو میں میں ہو رہی تھی کہ مولوی محمد علی صاحب وہ خط لیکر بیت الفکر میں داخل ہوئے جسکا ذکر ہم نے شروع میں کیا ہے خط کا مضمون انہوں نے پڑھکر سنایا تو سب کی خفگی دور ہو گئی - باچھیں کھل گئیں خصوصاً حضرت مرزا صاحب تو یہ سن کر غبارہ آ گیا پچاس سال کی آنٹی زقند لگا کر پچیس سال کے نوجوان کی طرح مشق رقص کرنے لگے جس سے معلوم ہوتا تھا کہ

" ترد علیک انوار الشباب سیاتی علیک زمن الشباب وان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فاتوا الشفاء من مثلہ "۔

والا الہام جو آپ پر چار سال ہوئے نازل ہوا تھا اس وقت پورا ہو گیا -

جب مولوی محمد علی صاحب خط سنا چکے اور سامعین کا جوش مسرت فرو ہو چکا تو غبارہ کی تیاری وغیرہ کے متعلق مشورہ ہونے لگا - مولوی صاحب نے غبارہ کو آ جانے کی خبر کے علاوہ یہ خوشخبری بھی سنائی - کرامت "احمدیہ" جو ہونہار نوجوان غبارہ کو طریقہ پرواز کی تعلیم پانے کے لئے تعمیل الہامات ربانی کی غرض سے ولایت بھیجا گیا تھا وہ بھی آج شام تک قادیان پہنچ جائیگا - کیونکہ اوس کا تار لودھیانہ سے ابھی وصول ہوا ہے - شام سے غبارہ کی تیاری شروع ہو جائیگی - پہر رات رہے سے ہمیں غبارہ میں سوار ہو جانا چاہئے - اس رائے پر حکیم الامت اور دوسرے حضرات نے صاد کیا *

آج کا دن مرزا کی معراج تھا - اس انتظار میں کہ کب اوس آسمانی نشان کے پورا ہونے کا وقت آئے جسکا اعلان بہ بانگ دہل کئی مہینے پہلے سے کیا جا چکا تھا مرزا اور اوسکے حواریوں کو ایک ایک منٹ ایک ایک دن ہو گیا خدا خدا کرکے شام ہوئی اور مرزا شہباز بیگ غبارہ باز بھی آ پہنچے مرزا نے جوش شادمانی سے بے اختیار ہو کر اس نوجوان کو جسے خلائے بسیط میں کچھ عرصہ کیلئے اوس کے حواریوں کی جان کی محافظت لگانی تھی ہونیوالی تھی گلے لگا لیا اور حکیم الامت نے جو عشق مجازی کو عشق حقیقی کا پہلا زینہ تصور کرتے ہیں اوسکی پیشانی پر بوسہ دیا - رات بھر مرزا کو نیند نہ آئی - اٹھ اٹھ کر گھڑی دیکھتے تھے کہ کتنے بجے ہیں حکیم الامت اور دوسرے حواریوں کی رات بھی آنکھوں میں کٹی * علی ہذا القیاس اوس مقدس پڑاؤ میں جہاں خیموں کی قطاریں کئی میل تک چلی گئی تھیں نشان موعودہ کے انتظار میں لوگ اختر شماری کر رہے تھے *

آخر وقت مقررہ آ پہنچا - غبارہ میں گاس بھر دی گئی تھی اور ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ایک ریشمی متحرک شامیانہ زمین سے کچھ اوپر کھڑا جھوم رہا ہے - اور اگر وہ مضبوط رسی نہ ہو جس سے اسے مرزا صاحب کے باغ کے ایک درخت کے تنہ سے جکڑ رکھا ہے - تو طرفۃ العین میں تارہ ہو جاوے - مرزا صاحب ایک نہایت شاندار لباس زیب تن کئے اور عطر میں بسے ہوئے خراماں خراماں حواریوں کے حلقہ میں غبارہ کے قریب پہنچے اور پہنچتے ہی فرمایا کہ اسکو بٹھاؤ اب ہم سوار ہونگے - شہباز بیگ نے جو یورپ کی آنکھوں دیکھا ہوا تھا اپنے مرشد کے اس بے تکے فقرے پر باوجود حفظ مراتب کے جی ہی جی میں مزہ لئے اور کہا کہ حضرت یہ اونٹ نہیں جو گھٹنے ٹیک کے بیٹھ جائے - تامل فرمائیے میں سیڑھی لگاتا ہوں چنانچہ سیڑھی لگائی گئی اور مرزا صاحب نے بسم اللہ کہکے اس پر قدم رکھا یا تو سیڑھی ہی بے ڈھنگے طور پر رکھی گئی تھی اور یا بوجہ مشق اولین ہونے کے حضرت مرزا صاحب کا مرکز ثقل قائم نہ رہا - بہرحال سبب خواہ کچھ بھی ہو نتیجہ یہ ہوا کہ قدم رکھتے ہی حضرت امام زمان سلطان الرحمان مہدی معہود مسیح موعود مع اپنی شان جلالی و آن جمالی کے دھڑام سے چاروں شانے چت زمین پر آ رہے - پیچھے حکیم الامت کھڑے تھے

عذر - بوجہ تسلسل مضمون ہذا اور علالت طبع مولوی صاحب کے فتوے درج نہ ہو سکے ۵۱ ...

مسیح موعود کے ناگہانی ہبوط کو کرشن قتل نے جو زبردست تحریک پہنچائی تھی۔ اس کا اثر ان پر بھی ہوا اور ان کے ساتھ وہ بھی اترا اور دھیم بقدر اپنے قد کی خمدار درازی کے زمین کی پیمائش کرتے نظر آئے۔ مالی کی بے احتیاطی سے باغ کی نالیوں میں سے پانی بہہ نکلا تھا اور بعض باغ میں سامان لغزش بالکثرت فراہم ہو گیا تھا مسیح موعود اور حکیم الامت کو سنبھالنے کیلئے مدیر الامت یعنی شیخ یعقوب علی تراب جو بیکے تو ان کا پاؤں بھی رپٹا اور انہوں نے بھی اپنے جسم کو اس ساحت نیم شبی کی نذر کر دیا مولوی محمد علی اور مفتی محمد صادق کا بھی یہی حشر ہوا۔ غرض بجز شہباز بیگ کے جو اپنی ہنسی کو ضبط کرنے کی خرق العادت کوشش میں اپنے چہرے ولت اور لبلبیوں کو تکلیف مالا یطاق دے رہا تھا باقی سب حواریوں کے کپڑے کیچڑ میں لت پت ہو گئے۔ اور متانت و ثقاہت سب نفرو ہو گئی۔ اس شان کو تراب کیسا تھ جب یہ حضرات اٹھے تو ان پر کسی رسل اور اس کے حواریوں کا گمان نہ ہوتا تھا۔ کرچند نباش ہیں جو نعوذ و الملامت کے مزار سے ابھی ابھی برآمد ہو رہے ہیں۔

اس حادثہ کی وجہ سے ان سب میں کھلبلی سی پڑ گئی مدیر الامت جو سب سے زیادہ وہمی ہیں فرمانے لگے کہ برا شگون ہوا حکیم الامت نے تشفی کی راہ سے کہا کہ شگون وگون سب لغو مسیح موعود جو حکیم الامت کی ہاں میں ہاں ملاؤ کو نشانات آسمانی سمجھتے ہیں زبردست اقتضاء خیال کرتے ہیں فرمایا سچ تو ہے بد شگونی کیسی؟ ایسے اتفاقات ہر روز پیش آیا کرتے ہیں۔ مفتی محمد صادق جنکے لئے حکمت نفسانی کا خیال سوہان روح ہے کہنے لگے اس موقع پر ثناء اللہ امرتسری اور عبد الحکیم پٹیالوی موجود نہیں ورنہ وہ فرالشی نہ قہقہہ اڑاتا کہ مسیحیت و شیخیت سب بھول جاتے۔ مولوی محمد علی جو سوتے جاگتے اٹھتے بیٹھتے اپنی انگریزی دانی کا ثبوت دیا کرتے ہیں ایک انگریزی مثل دہرادی جسکا ترجمہ یہ ہے ع کام وہ اچھا ہو جسکا انجام اچھا ہو۔ غرض کپڑوں کے چند نمونے بلا تکلف جوڑے منگوائے گئے اور مسیح موعود مع اپنے خدم و حشم کے نہا دھو کر اور از سر نو آراستہ و پیراستہ ہو کر مع الخیر غبارہ میں سوار ہو گئے +

حسب پروگرام کے بموجب غبارہ ساڑھے چار بجے چھوٹ جانا چاہئے تھا لیکن بیچ میں اتفاقیہ طور پر کیچڑ میں لوٹ لگائی گئی تھی۔ اسکی وجہ سے کوئی آدھ گھنٹہ کی دیر ہو گئی۔ ٹھیک پانچ بجے کا عمل تھا کہ شہباز بیگ نے غبارہ کی رسی کھولدی مثیل مسیح کی سواری اوج ہوا پر بلند ہوئی اور غبارہ نشینوں نے جنکا کلیجہ بعد زمین سے الگ ہوتے ہی دھک دھک کرنے لگا تھا خلائے بسیط کیطرف گھبرائی ہوئی نظر ڈالی اور یکزبان ہو کر کہا سہ

در پیش پائے بے پایان دریں طمع فاران بیم ازا + حال انگلندیم بسم اللہ مجریہا و مرسیہا

غبارہ بلند ہوتا گیا کچھ دیر تک تو مسیح موعود اور ان کے حواری آنکھیں بند کئے و ہی بلا بات چیت کئے بیٹھے رہے۔ لیکن جب کرہ ہوا کے طبقہ فوقانی کی لطافت نے ان کو اضمحلال کا بدعمل کرنا شروع کیا تو ہاتھ پاؤں میں ٹھنڈک بہت سرایت کر گئی اور انہوں نے آنکھیں کھول کر ڈرتے ڈرتے نیچے نگاہ ڈالی۔ ابھی تک چاروں طرف اندھیرا چھایا ہوا تھا۔ دریچہ افق میں سے صبح کاذب کی دھندلی دھندلی روشنی نمودار ہو چلی تھی۔ لیکن یہ روشنی اتنی تیز نہ تھی کہ بلندی پر سے روئے زمین کا منظر صاف صاف دکھائی دیتا۔ مسیح موعود نے شہباز بیگ کو حکم دیا کہ تا وقتیکہ اچھی طرح پو نہ پھٹ لے غبارہ کو قادیان کے گرد چکر دو۔ اور اونچا نہیں خوب سیر کرائے اور جب طلوع آفتاب کا وقت قریب ہو تو آہستہ آہستہ غبارہ کو مینارہ پر جا اتارو +

صبح کاذب کا پردہ اٹھا ہی تھا کہ اس گروہ کثیر الالفاظ نے جو مینارہ کے چاروں طرف دور دور تک پھیلا ہوا تھا۔ آسمان پر ٹکٹکی لگادی۔ تھوڑی دیر نگذرنے پائی تھی کہ ایک قبہ نور بن ابصد و تار و تمکنت مینارہ سے کوئی سو گز جانب شمال گھومتا ہوا نظر آیا۔ چونکہ سب کسی آسمانی نشان کے ظہور کے منتظر تو تھے ہی۔ اسے دیکھتے ہی ایک ساتھ پکار اٹھے کہ ہو نہ ہو یہی وہ نشان ہے جسکی حضرت نے خبر دی تھی اور بآواز بلند بیٹھ کر صلواتیں بھیجنی شروع کیں۔ اور جب غبارہ ذرا نیچے آیا۔ اور ان کی اشتیاق آمیز نگاہیں جناب مرزا صاحب اور ان کے حواریوں پر پڑیں تو ان کے جوش و خروش کی کوئی انتہا نہ رہی اور سب نے چلانا شروع کیا۔ بارک اللہ یا مسیح الموعود! السلام علیک یا مہدی المعہود!! ہنیئاً لک یا زبدۃ الاصفیا!!! السلام علیک یا عمدۃ الانبیاء!!!!

یہ شور جو پانچ لاکھ حلقوں سے نکل رہا تھا اسقدر بلند ہوا اور بیان کیا جاتا ہے کہ اسکی آواز دس میل تک پہونچی مگر دفعتہً سب کے سب ساکت و صامت ہو گئے۔ چاروں طرف سناٹا چھا گیا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ ہر شخص پر گویا بجلی گر پڑی +

یہ بلا کا سکوت جو شور محشر سے ہزار حصہ زیادہ ڈراؤنا تھا بے سبب اور بے محل نہ تھا کیونکہ وہ شخص جسے وہ مامور من اللہ اور رسول برحق سمجھے ہوئے تھے جو سالہا سال سے مسند رسالت پر براجمان رہا تھا جسکی شان میں اللہ میاں اپنے عرش پر قصیدہ خوانی کیا کرتے تھے اور جو آج اونہیں کے آسمان سے نازل ہونیوالا تھا دھکا کھا کر اپنی عقیدت کا ابدی سکہ ان کے دلوں پر جمایا چاہتا تھا بجائے مینارہ پر نازل ہونیکے یکایک دھم سے زمین پر آگرا +

ahmadimuslim.de

حقیقت حال یہ ہے کہ جس وقت شہباز بیگ نے غبارہ کے اس پیچ کو گھما کر جس سے کوئی خاص سمت اختیار کی جا سکتی ہے مینار کی طرف بانا چاہا۔ تو گیس کا خزانہ غبارہ کی ٹنکی کے کسی طرح کی وجہ سے دفعتاً بڑے زور سے پھٹا اور ایسا دھماکا ہوا جیسا توپ کے چلنے سے ہوتا ہے۔ شہباز بیگ کا دم تو اوسی وقت نکل گیا لیکن دوسرے حواریوں کے صرف کان کے پردے پھٹ گئے اور سب کے سب بیہوش ہو گئے اسکے ساتھ ہی غبارہ نیچے گرا حسن اتفاق یا شومئی قسمت سے نیچے ایک بہت بڑا گھوڑا تہا حضرت مسیح موعود معہ اپنے چار حواریوں کے اسی گھوڑے پر گرے۔ اگر زمین سخت ہوتی تو ہڈیاں چکنا چور ہو جاتیں لیکن زندگی کے ابھی کچھ دن باقی تھے گھوڑے کی وجہ سے جان بچ گئی۔ پھر بھی پانچ میں سے کوئی ثابت نہ بچ سکا۔ حضرت مرزا صاحب کی ایک ٹانگ بالکل ٹوٹ گئی اور ہمیشہ کیلئے بیکار ہو گئی اور اسکے ساتھ ہی ایک تیز شیشہ کے ٹکڑے کے لگنے سے ناک آدھی اڑ گئی۔ حکیم الامت کی آنکھ میں ایک کھپچی گھس گئی اور ڈھیلا پچک ہو گیا۔ مفتی محمد صادق کی ریڑھ کی ہڈی کو سخت ضرب پہنچی۔ شیخ یعقوب اور مولوی محمد علی کا ایک ایک ہاتھ شانہ کی ہڈی پر سے ٹوٹ گیا۔ غرض مثیل مسیح معہ اپنے حواریوں کے آسمان سے اترے تو سہی مگر اس طرح کہ خود بدولت تو نکٹے اور لنگڑے تھے ایک حواری کانا تہا۔ ایک لولا تھا اور دو لنجے تھے اور بہرے تو سب کے سب تھے۔

کچھ دیر تک امت قادیانی اس عبرت خیز اور دہشت ناک نظارہ کو دیکھکر مبہوت و بیخود رہی۔ ان کے دلوں کی جو حالت اسوقت تھی قلم میں طاقت نہیں کہ اوسکا پورا اندازہ کر سکے اور زبان میں قدرت نہیں کہ اسکو اچھی طرح ظاہر کر سکے بجلی کی سی سرعت کیساتھ ہزار ہا خیالات یکے بعد دیگرے ان کے دلوں میں دوڑ گئے قادیانی طرز استدلال نے اگرچہ سالہا سال کی مزاولت سے انکی عقلوں کو کند اور ان کے فہم و ادراک کو مسخ کر رکھا تہا لیکن اس اٹل اور زبردست منطق کا کیا جواب تہا کہ جو شخص جو اپنے آپ کو خاصہ خاصان رسل ظاہر کرتا ہو اور جسکی خدا کی نظروں میں اتنی بڑی وقعت ہو کہ موسیٰ اور عیسیٰ اور محمد تک بھلا دئے یا ڈانٹ دئے جائیں لیکن اسکی ہمیشہ تعریفیں اور خوشامدیں ہی ہوا کریں وہی شخص اس ذلت اور رسوائی کیساتھ بحال تباہ نجاست میں لتھڑا ہوا گھوڑے کے ایک ناپاک ڈھیر پر پڑا ہے اسوقت مرزا کی تاویلیں وادیلیں سب دہری رہ گئیں لوگوں کے دلوں میں شک و شبہ اور بداعتقادی کا ایک تلاطم بپا ہو گیا اور سب ایک ساتھ پکار اٹھے۔

پس تھی اٹل جھوٹ ہے جسے ہم عیسیٰ سمجھتے تھے وہ تو دجال نکلا۔ شکر ہے کہ اسکی حقیقت ہم پر خدا نے وقت پر کھولدی۔ ورنہ ہماری گردنوں میں تو ابدی لعنت کا طوق پڑ چکا تہا۔ کوئی ضرورت نہیں ہم کو کسی مثیل مسیح کی یا رسول کی۔ خاتم النبیین کی نبوت ہمارے لئے کافی ہے اور ان کا دین جو ہر طرح سے کامل و مکمل ہے ہماری ضروریات کا پورا

کرنیوالا ہے نشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ و نشہد ان محمداً عبدہ و رسولہ ونعوذ باللہ من کل ظلمة الذی جاء ما فوق بعدہ ۔

اس کے بعد لوگوں نے اپنا رخت سفر باندھا اور ہر ایک کے دل میں یہی خواہش موجزن تھی کہ اس مقام ضلالت سے جو سالہا سال تک ان سب کی گمراہی کا باعث بنا رہا ہے جہاں تک جلدی ہو بھاگو۔ چل دئے۔

* * * * *

قادیانی طلسم کو ٹوٹے ہوئے ایک سال کا زمانہ گذر چکا ہے اور آج مرزا کے آسمان سے نزول پر نازل ہونیکی پہلی سالگرہ یعنی یکم اپریل سنہ ۱۹۱۶ء کا دن ہے مسیح قادیانی اور اوسکے ضلالت انتساب گروہ کا جو حشر ہوا وہ ایسا عبرت خیز ہے کہ آئندہ ایک عرصہ کے لئے مدعیان نبوت و ملتبسین رسالت کے حوصلوں کو خواہ ان کی جبلی ڈھٹائی اور بے جگری کیسی ہی بڑھی ہوئی کیوں نہ ہو پست کر دینے کیلئے کافی ہے حکیم الامت تو نزول مسیح کی مشہور و معروف تاریخ کے بعد ہی سے آنکھ پر اونگلی رکھے ہوئے روپوش ہو گئے ہم نے سنا ہے کہ آجکل وہ بہ تبدیل ہیئت راجہ سر امر سنگھ بہادر کے پرائیویٹ دواخانہ کمپونڈر ہیں۔ لیکن معلوم نہیں یہ روایت کہاں تک صحیح ہے۔ مولوی محمد علی۔ شیخ یعقوب علی اور مفتی محمد صادق کی حالت بھی کچھ زیادہ اچھی نہیں اول الذکر دفتر پیسہ اخبار میں مترجمی کی خدمت پر مامور ہیں۔ اگرچہ ان کے ترجمہ میں بہت سی غلطیاں ہوتی ہیں جنکی اصلاح منشی محبوب عالم صاحب کے بھائی منشی عبدالعزیز صاحب کو کرنی پڑتی ہے۔ تاہم مولوی صاحب موصوف کی قدردانی کی بدولت وظیفہ ماہوار کا بیش قرار مشاہرہ پا رہے ہیں ثانی الذکر اخبار وطن کے مطبع کے پریس مین ہیں اور ثالث الذکر مطبع اہل حدیث کے ایچ کش ہیں۔ سب سے زیادہ افسوسناک انجام حضرت مرزا صاحب کا ہوا یعنے آپکا قلب الٹ گیا اور آپ لاہور کے دارالمجانین (پاگل خانہ) میں بھیجدئے گئے دارالمجانین (پاگل خانہ) کا جو حجرہ آپ کی سکونت کیلئے مقرر کیا گیا ہے اوسمیں ایک آئینہ بھی لگا ہوا ہے سنا گیا ہے کہ آپ اکثر اس کی سیر کیا کرتے ہیں اور یہ شعر گنگناتے ہیں ؎

چھری سے اونکی کٹوا کر۔ فلک نے ٭ خدا جانے ہماری ناک کیا کی

خدا کی شان دیکھو کہ ڈاکٹر عبدالحکیم خان صاحب آجکل لاہور میں مامور ہیں اور دارالمجانین (پاگل خانہ) کے ساکنین کی دیکھ بھال انہیں سے متعلق ہے دارالمجانین میں مرزا صاحب مسیح کے نام سے مشہور ہیں کیونکہ مسیحیت کا خبط باوجود مسلوب الحواس ہونیکے ابھی تک سر پر سوار ہے۔ ڈاکٹر عبدالحکیم خان جب ان کو دیکھنے آتے ہیں تو ان کی قوت حافظہ کو جو

ahmadimuslim.de

انتخاب الاخبار

رسالہ مان ونک کا شیوہ سلف بنالیں ماخوذ ہے - رہائی کا بدلہ بجا)

امرتسر میں اس ہفتہ خوب بارش ہوئی - برسات کی ابتدا ہو گئی -

امرتسر کی پولیس اب اس تفتیش میں ہے کہ اجیت سنگھ امرتسر میں کہاں ٹھیرتا رہا دیکھو کس کس پر نزلہ گرتا ہے -

راولپنڈی کے مقدمہ بلوہ میں ابتک ۵۰ گواہوں کی شہادت ہو چکی ملزمان کے وکیل بیانت سنگھ بخشی جگن ناتھ مسٹر مکنزمین اور سردار سیوارام نے پیروی مقدمہ سے اس بنا پر علیحدہ ہونے کی اجازت طلب کی کہ ملزموں کی بریت میں کوشش کرنے سے انکے بہت سے دشمن ہو گئے ہیں جو انکی جان ومال اور آبرو کے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑ گئے ہیں - جج نے اُن کی درخواست منظور کر لی - (نہایت کمزوری ہے)

ڈھاکہ میں ہندو اور مسلمانوں کی لیڈروں کی ایک مشترکہ کانفرنس ہندو اور مسلمانوں میں اتحاد اور اتفاق قایم کرنے کی تجاویز سوچنے کے لئے منعقد ہوئی مشرقی اور مغربی بنگالہ ۳۰ معزز ہندو اس کانفرنس میں شریک تھے نواب صاحب ڈھاکہ نے کانفرنس میں ہندو اور مسلمانوں میں اتفاق ہو جانے پر بہت زور دیا۔

طفلس میں ایرانی انقلاب پسندوں نے ایرانی کانسل اور اُن کے سکرٹری پر حملہ کیا - سکرٹری مارا گیا - ایرانی کانسل بچگیا - حملہ آور گرفتار کر لیا گیا -

طہران میں ترکی سفارتخانہ کے مترجم کو قتل کرکے قاتل فرار ہو گیا -

طاعون - ہفتہ مختتمہ ۱۵ ماہ حال میں طاعونی اموات تمام ہندوستان میں ۱۹۹۳ ہوئیں گویا ہفتہ سابقہ کی نسبت اس ہفتہ ۵۱۳۰ موتیں کم ہوئیں - پنجاب میں ہفتہ مذکور میں ۱۷۷۰ موتیں ہوئیں -

مسٹر گوکھلے آجکل ایک عرضی پر معزز لوگوں کے دستخط کرا رہے ہیں جس کو وہ بمعیت مسٹر تھاکے مہینے شملہ جاکر حضور ویسرائے کے پیش کرینگے اس عرضی کا مطلب یہ ہے کہ لالہ لاجپت رائے کی خطا گورنمنٹ معاف کرکے انکو جلاوطنی سے رہائی بخشے - (ہمارے خیال میں ابھی جلدی ہے)

دمیاط (مصر) میں ایک مولود کی مجلس میں شیخ حسن علی نے جو ایک مصری فاضل ہیں آنحضرت کے صحیح حالات لوگوں کو سنائے اور کوئی ایسا عجیب غریب افسانہ نہیں بیان کیا جس کے سننے کے عام مسلمان عادی ہیں - اثنائے تقریر میں آپ نے لوگوں کو متنبہ کیا کہ اولیاء اللہ سے مدد مانگنا اور اُن کی قبروں پر سر جھکانا اور چڑھاوا چڑھانا قطعاً ناجائز ہے ایسی کوئی حرکت مسلمانوں کو نہیں کرنی چاہیئے اس تقریر سے عوام میں ایک شورش پیدا ہو گئی اور انہوں نے فاضل ممدوح کو کافر اور ملعون ٹھیرایا اور اُس کو گالیاں دیں اور اُس پر پتھر پھینکے - اب یہ معاملہ گورنمنٹ تک جا پہونچا ہے اور جامع ازہر کے علماء سے اس کی نسبت فتویٰ طلب کیا گیا ہے - (ذوالقرنین - دبس والی شد)

رسالہ مان ونک جس سے کچھ اقتباس ۱۲ جون کے پرچہ میں کیا گیا بعض دوست کسی انتظام کے لئے طلب کرتے تھے انکو واضح ہو کہ رسالہ مذکور وجناب شیخ غلام صادق صاحب رئیس امرتسر نے سب ضبط کر لئے ہیں اسلئے مل نہیں سکتا -

میری صحت کی بابت دوست دریافت کرتے ہیں مجھے یہ تھی زیرے کیوجہ سے کئی روز تک تکلیف شدید رہی بانوہ سے انتقال کرکے پہلو میں چلی گئی مگر الحمد للہ اب کچھ کام کرسکتا ہوں گو درد کسی قدر باقی ہے دعا فرماویں کہ خدا صحت کامل بخشے (ابوالوفا)

کلکتہ کا ایک اخبار لکھتا ہے کہ ہز مجسٹی امیر افغانستان نے اپنا تیسرا بیٹا اعلیٰ ٹیکنیکل تعلیم حاصل کرنے کے لئے جاپان روانہ کیا ہے -

سشن جج الہ آباد نے مسٹر ایف وسٹن کو ایک بائیسکل چرانے کے جرم میں ۱۰ سال قید سخت کی سزا دی -

چراپونجی میں جو آسام کی پہاڑیوں میں آباد ہے اور کثرت بارش کے لئے مشہور ہے اسکی بابت حال میں معلوم ہوا ہے کہ ۲۴ گھنٹے میں ۱۹ انچ بارش ہو گئی -

ملتان میں ایک بابو پکڑا گیا جس نے اپنے آپ کو انسپکٹر ڈاکخانجات ظاہر کرکے ایک ڈاکخانہ سے چالیس پچاس روپے وصول کئے - ملک حیات خان ایک نے - سی کی عدالت میں اسپر مقدمہ دائر کیا گیا -

ایبٹ آباد سے سرحد کشمیر تک سلسلہ ریلوے کی پیمائش کی منظوری آگئی ہے جو تنگ پٹری کی ہوگی - معلوم ہوا ہے کہ سرحد کشمیر سے لیکر بارہ مولا تک سلسلہ ریلوے ریاست کی طرف سے توسیع کیا جائیگا اسکی تجویز طویل بحثوں کے بعد قطعی طور پر قرار پائی ہے - اننت ناگ یا اسلام آباد بھی اس سلسلہ میں لایا جاویگا -

دینا ناتھ ایڈیٹر ہندوستان بھی گرفتار کر لیا گیا - جرم ناقابل ضمانت